

ایمان کی اہمیت و ضرورت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا
ذَلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ
أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ
أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ

میں نے آسمان و زمین بیکار نہیں بنایا یہ کافروں کا گمان ہے تو بربادی ہے کافروں کیلئے آگ میں، کیا میں ایمان و عمل والوں کو زمین میں فساد کرنے والوں کی طرح اور فساد کرنے والوں کو پرہیزگاروں کی طرح بنادیں۔
(صافات ۳۷: ۲۸-۳۷)

ایمان کے بعد اعمال کا ہونا ضروری ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلِتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ
وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ *
وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ *
لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ
أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ

اے وہ لوگوں جو ایمان لائے! ہر نفس یہ دیکھ لے کہ اس نے کل کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو، اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جن لوگوں نے اللہ کو بھلا دیا تو ان لوگوں نے اپنے آپ کو بھلا دیا اور یہی لوگ فاسق ہیں، اور جہنمی اور اہل جنت برابر نہیں ہو سکتے جنتی حضرات ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔
(حشر ۵۹: ۱۸-۲۰)

اسباب

۱۔ دل کا سخت ہو جانا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ
وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ
فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ

کیا مومنوں کے لئے اب بھی یہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر اور جو کچھ اللہ نے حق کے ساتھ نازل کیا ان سے خوف زدہ ہو جائیں اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں اس سے پہلے کتاب دی گئی تو ان پر مدت لمبی ہو گئی پس اس کی بناء پر ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر لوگ فاسق ہیں۔
(الحید ۱۶: ۵۷-۵۹)

۲۔ خواہشات کی پیروی اور اس میں واقع ہو جانا یہاں تک کہ اسی میں ڈوبے رہنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ
إِنَّ الَّذِينَ يَصْلُونِ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ
بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ

خواہشات کی اتباع نہ کرنا ورنہ اللہ کے راستے سے گمراہ ہو جاؤ گے یقیناً جو اللہ کے راستے سے گمراہ ہیں ان کیلئے سخت عذاب ہے حساب کے دن کے بھولنے کے وجہ سے۔
(ص ۳۸: ۲۶)

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

وَيْلٌ لِّلْقَاصِمِ الْقَوْلِ

وَيْلٌ لِّلْمُصْرِئِينَ الَّذِينَ يُصِرُّونَ عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ

بربادی ہو (شریعت کی) باتوں کی پرواہ نہ کرنے والوں کے لئے اور ویل ہو اصرار کرنے والوں کے لئے جو بھی وہ کرتے ہیں اس پر اصرار کرتے ہو باوجود اس کے کہ وہ جانتے ہیں (کہ یہ برا ہے)۔

(احمد، بخاری الادب المفرد، شعب الایمان للہیثمی: ابن عمرؓ) (صحیح الجامع: ۸۹۷)

۳۔ دنیا سے محبت کرنا اور اسے آخرت پر ترجیح دینا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا
وَرَضُوا بِأَلْحِيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنَّنُوا بِهَا
وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا غَافِلُونَ .
أُولَٰئِكَ مَا وَاهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ

بیشک جو لوگ میری ملاقات کی امید نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی سے راضی رہتے ہیں اور مطمئن ہو گئے ہیں وہ لوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں ان کے عملوں کی وجہ سے ان کا ٹھکانا جہنم بن گیا ہے۔
(یونس: ۸۷-۸۸)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ
فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ
وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ
خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذَلِكُمْ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ

اور لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو ایک کنارے ہو کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں اگر اسے کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو اس سے مطمئن ہو جاتے ہیں اور اگر کوئی آزمائش پہنچتی ہے تو چہرے کے بل پلٹ جاتے ہیں یہ آخرت اور دنیا میں خسارہ اٹھانے والے ہیں اور یہی کھلا ہوا نقصان ہے۔
(الحج: ۳۲)

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

تَعَسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَعَبْدُ الدَّرْهِمِ وَعَبْدُ الْخَمِصَةِ
إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ ...

دینار کا بندہ برباد ہو گیا اور درہم کا بندہ برباد ہو گیا اور پیمٹ کا بندہ ہلاک ہو گیا اگر اسے دیا جائے تو خوش ہو جائے اور اگر نہیں دیا جاتا ہے تو ناراض ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ (بخاری، ابن ماجہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۲۹۶۲)

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فَتَنَّا كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ
يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا
يَبِيعُ دِينَهُ بَعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا

اعمال کرنے میں جلدی کرو۔ تاریک رات کی طرح فتنے ظاہر ہونے والے ہیں۔ آدمی صبح مومن رہے گا اور شام کافر ہو جائے گا اور شام مومن ہوگا اور صبح کافر ہو جائے گا۔ اپنا دین دنیا کے بدلے میں بیچ دیگا۔ (مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۲۸۱۳)

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

الدُّنْيَا سَجَنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

دنیا مومن کیلئے جیل خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے۔ (مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۳۴۱۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَلْهَاكُمْ التَّكَاثُرُ . حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ

مال کی زیادتی نے تم کو ہلاک کر دیا یہاں تک کہ تم نے قبروں کی زیارت کر لی۔ (النکاثر: ۱۰۲-۱۰۱)

۴۔ قول اور عمل میں مطابقت کا نہ ہونا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ

وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

کیا تم لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہے کیا تم عقل نہیں رکھتے۔ (البقرہ: ۴۵)

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَيَتَذَلَّقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ

فَيُدَوَّرُ كَمَا يَدَوَّرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ

فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلَانٌ مَا شَأْنُكَ

أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ

قَالَ كُنْتُ أَمْرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْتَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ

ایک شخص کو بروز قیامت لایا جائے گا اور اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا تو اس کی آنتیں آگ میں نکل جائیں گی تو وہ چکر لگائے گا جس طرح گدھا چکر لگاتا ہے اپنے بچے کے پاس تو جہنمی اس پر جمع ہوں گے اور وہ کہیں گے اے فلاں تمہیں کیا ہو گیا؟ کیا تم ہمیں بھلائی کا حکم نہیں دیتے تھے اور برائی سے نہیں روکتے تھے۔ وہ کہے گا: ہاں! میں تمہیں بھلائی کا حکم دیتا تھا لیکن میں اسے نہیں کرتا تھا وہ میں تمہیں منکر سے روکتا تھا لیکن میں اسے خود کرتا تھا۔

(احمد، متفق علیہ: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۸۰۲۳)

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ أَخَوْفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي كُلُّ مُنَافِقٍ عَلِيمُ اللِّسَانِ .

میں میرے بعد سب سے زیادہ تم پر جس بات کا خوف کھاتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہر منافق زبان کا ماہر ہوتا ہے۔

(طبرانی: عمران بن حصین) (صحیح الجامع: ۱۵۵۶)

۵۔ معصیت کے ساتھ حسن ظن رکھنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَيْسَ بِأَمَانِيكُمْ وَلَا أَمَانِي أَهْلَ الْكِتَابِ

مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا

(التساہ: ۱۲۳)

نتہیاری تمنا میں اور نہ اہل کتاب کی تمنا میں جو برا کام کرے گا وہ اس کا بدلہ پائے گا اللہ کے علاوہ کسی کو دوست اور مددگار نہیں پائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا .

الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا

کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر دوں جو عمل کے بعد بھی نقصان میں رہیں گے۔ جنہوں نے اپنی کوشش دنیا بنانے میں ضائع کر دیں اور وہ سمجھتے تھے کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں۔

(الکہف: ۱۸-۱۰۳)

رہے ہیں۔

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

إِذَا رَأَيْتَ اللَّهَ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلَى مَعَاصِيهِ مَا يُحِبُّ فَإِنَّمَا هُوَ اسْتِذْرَاجٌ

ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ

فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ

حَتَّى إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ﴾

جب تم اللہ کو دیکھو وہ بندے کو دنیا کی نعمتیں دے رہا ہے اس کے نافرمانی کرنے کے باوجود تو جان لو کہ وہ ڈھیل ہے پھر اللہ کے رسول ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی ”پس جب وہ لوگ وہ بھول گئے جس کی انہیں نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر نعمتوں کے دروازے کھول دیے یہاں تک کہ جب وہ لوگ خوش ہو گئے جو کچھ انہیں دیا گیا تو ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا تو وہ متحیر ہو گئے۔“

(احمد، طبرانی، شعب الایمان للبیہقی: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۵۶۱۱)

۶۔ لہو لعب میں اوقات کا ضائع کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ

(المومن ۳۰:۳۰)

وہ لوگ لغو کاموں سے اجتناب کرتے ہیں۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَغْنِيهِ

(ترمذی، ابن ماجہ، حاکم) (صحیح الجامع: ۵۹۱۱)

اسلام کی خوبیوں میں سے ہے کہ لایعنی کام کو چھوڑ دے۔

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهِ فَيَمَّا أَفْنَاهُ وَعَنْ عِلْمِهِ فِيمَ فَعَلَ

وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ وَعَنْ جِسْمِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ

کسی بھی بندے کے دونوں قدم بروز قیامت ہل نہیں سکتے یہاں تک کہ اس سے اس کی عمر کے بارے میں سوال کر لیا جائے کہ اس نے اسے کہاں گزارا، اور علم سے متعلق

کہ اس نے اس پر کتنا عمل کیا، اور مال کے بارے میں کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، اور جسم کے بارے میں کہ اس نے اسے کہاں عمل میں لایا؟

(ترمذی: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۷۳۰۰)

علاج

۱۔ نیکیوں کی قیمت جاننا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ . فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ .

وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ

پس جس کے پلڑے بھاری ہوں گے، تو وہ دل پسند عیش میں ہوگا، اور جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے تو اس کا ٹھکانہ گہری کھائی ہوگا۔ (القارعہ: ۱۰۱-۹۰)

۲۔ نفس کا تزکیہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ

فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ

(البازعات ۷۹: ۴۰-۳۱)

اور جو رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈر گیا اور نفس کو خواہشات سے بچا لیا تو اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا * وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا

(النفس ۹: ۱۰)

یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جس نے نفس کو پاک کیا۔ اور نقصان میں وہ رہا جس نے نفس کو بیکار چھوڑ دیا۔

۳۔ موت کو یاد کرنا

أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكُكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشِيدَةٍ

(النساء: ۷۸)

تم جہاں کہیں بھی رہو موت تو آکر ہی رہے گی اگرچہ مضبوط قلعہ میں کیوں نہ رہو۔

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

أَكْثَرُوا ذِكْرَ هَازِمِ اللَّذَاتِ،

فَمَا ذَكَرَهُ عَبْدٌ قَطُّ وَهُوَ فِي ضَيْقٍ إِلَّا وَسَّعَهُ عَلَيْهِ،

وَلَا ذَكَرَهُ وَهُوَ فِي سَعَةٍ إِلَّا ضَيَّقَهُ عَلَيْهِ

لڑتوں کو توڑ دینے والی کو یاد کرو جب بھی اسے کوئی تنگی میں یاد کرے گا تو اس پر وسعت آجائے گی اور جب بھی کوئی خوش حالی میں یاد کرے گا تو اس کو تنگی میں ڈال دیگی۔
(تہذیبی، ابن حبان: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۱۲۱۱)

۴۔ بڑے مسئلہ کی تیاری

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّقُونَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فَمَنْ رُحِزَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ

وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ

ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور بلاشبہ تمہیں قیامت کے دن پورا پورا بدلہ دیا جائے گا پس جو جہنم سے دور کر دیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا تو وہ کامیاب ہو گیا اور دنیاوی زندگی صرف اور صرف دھوکہ کا سامان ہے۔
(آل عمران: ۱۸۵)

۵۔ جنت میں جانے کی خواہش اور جہنم کا ڈر۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ

مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَفَرَأَوْا إِن شَيْءٌ تُمْ : فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ

اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا بھی نہیں اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر (ان کا تصور) کھٹکا، اور ابو ہریرہؓ نے کہا کہ اگر تم چاہو تو پڑھو پس کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ اس کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا کیا پوشیدہ کر رکھا گیا ہے۔“
(احمد، متفق علیہ، نسائی، ابن ماجہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۴۳۷)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ

لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ

(الشوری: ۳۴: ۳۳)

جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اپنے رب کے پاس جنت کے باغات میں جو چاہیں گے پائیں گے یہی بڑی کامیابی ہے۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ

(ق: ۵۰: ۳۵)

وہ اس میں جو چاہیں گے پائیں گے اور ہم انکو مزید اور دیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
أَلَا ذَلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ * لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِن تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ
ذَلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهَ بِهِ عِبَادُهُ يَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ

آپ کہدی جیئے بیشک نقصان اٹھانے والے وہ ہیں جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ نقصان اٹھائیں گے قیامت کے دن یقیناً یہی واضح نقصان ہے انکے اوپر اور نیچے آگ کا سایہ ہوگا اسی طرح اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اے میرے بندو! مجھ سے ڈرو۔
(الزمر: ۳۹: ۱۵-۱۶)

۶۔ وقت کی قدر کی جائے

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

اغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ :

حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ . وَ صِحَّتِكَ قَبْلَ سُقْمِكَ . وَ فَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ

وَ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ . وَ غِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ

پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو، اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، اور اپنی صحت کو بیماری سے پہلے، اور اپنی مالداری کو تنگدستی سے پہلے، اور اپنے خالی اوقات کو مشغولیت سے پہلے، اور اپنی زندگی کو موت سے پہلے۔

(حاکم، شعب الایمان للبیہقی: ابن عباسؓ) (احمد: الزهد، اخلیہ لابی نعیم، شعب الایمان للبیہقی: عمرو بن یحییٰ بن مرسل) (صحیح الجامع: ۱۰۷۷)

۷۔ بہترین نمونہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

وَيَغْفِرَ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

آپ کہہ دیجئے اگر اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو واللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا واللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔
(آل عمران: ۳: ۳۱)

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

أَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ

(بخاری: ۵۶۳۳۔ متوفیاً اور نسائی: مرفوعاً روایت کیا ہے: ۱۲۹۳)

بہترین رہنمائی محمد ﷺ کی رہنمائی ہے۔

دين ميں كمزورى

سخت دلوں كا علاج



Islamic Information Centre

Welcome to knowledge. Welcome to understanding.